السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا ایک قریبی رشتہ دار اللہ تعالی کے نام کی کثرت سے جھوٹی سچی قسمیں کھاتا ہے، تو اس کا کیا حکم ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اسے نصیحت کی جائے اور کہا جائے کہ تم کثرت سے قسمیں نہ کھایا کرو خواہ سچی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَاحفَظوا أَيمـٰنَكُم ... سورة المائدة

''اور (تمہیں) چاہیئے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالی ان سے نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف روز قیامت دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱) بوڑھا زانی (۲) متکبر فقیر اور (۳) وہ آدمی جسے اللہ تعالی نے مال تو دیا ہے لیکن وہ قسم کھا کر خریدتا اور قسم کھا کر ہی بیچتا ہے۔'' اہل عرب کم قسمیں کھانے والے کی تعریف کرتے تھے جیسا کہ شاعر نے کہا

قليل الالايا حافظ ليمينه

اوا صدرت منه الالية برت

''وہ قسمیں کم کھانے والا اور اپنی قسم کی حفاظت کرنے والا ہے اور جب اس سے قسم صادر ہوتی ہے تو وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔''

''الیۃ'' کے معنی قسم کے ہیں۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ قسمیں کم کھائے خواہ سچا ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کثرت سے قسمیں کھانے کی وجہ سے وہ جھوٹی قسمیں کھانے لگے۔ یہ معلوم ہے کہ جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر جھوٹ کے ساتھ قسم بھی شامل ہو تو اس کی حرمت میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے لیکن اگر ضرورت یا مصلحت راجحہ کی وجہ سے جھوٹی قسم کھانی پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ بن ابی معیط سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ '' وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے مابین صلح کرادیتا ہے، وہ بہتر بات کہتا ہے اور اچھی بات کی خبر دیتا ہے۔'' ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ جسے لوگ جھوٹ کہتے ہیں، اس میں آپؐ نے تین صورتوں کے سوا اور کسی صورت میں اس کی اجازت دی ہو اور وہ تین صورتیں یہ ہیں (۱) لوگوں میں صلح کرانا (۲) جنگ کے موقعہ پر اور (۳) شوہر کی اپنی بیوی سے اور بیوی کی اپنے شوہر سے گفتگو (صحیح مسلم)

مثلا لوگوں میں صلح کی خاطر ایک آدمی اگر یوں کہے کہ اللہ کی قسم! تمہارے ساتھی صلح کو پسند کرتے اور وہ چاہتے ہیں کہ اتفاق ہو اور اسی طرح دوسروں کے پاس جاکر بھی اسی قسم کی بات کرے اور مقصد نیک اور لوگوں میں صلح کرانا ہو تو اس میں مذکورہ حدیث کے پیش نظر کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر وہ دیکھے کہ ایک انسان کسی کو از راہ ظلم قتل کرنا چاہتا ہے یا اس پر کوئی اور ظلم ڈھانا چاہتا ہے اور وہ یہ کہہ کر اسے اس ظالم سے بچائے کہ اللہ کی قسم! یہ میرا بھائی ہے جب کہ وہ اسے ناحق قتل کرنا یا اسے ناحق مارنا چاہتا ہو اور اسے معلوم ہو کہ اسے اپنا بھائی کہنے سے وہ ظالم اس کے احترام کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا تو اس طرح کی صورت میں اپنے مسلمان بھائی کو ظلم سے بچانے کی مصلحت کے پیش نظر جھوٹی قسم کھانا واجب ہے۔ مقصود کلام یہ ہے کہ جھوٹی قسموں کے بارے میں اصل تو یہ ہے کہ اس کی ممانعت ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے لیکن اس میں اگر جھوٹ کی نسبت کوئی بڑی مصلحت ہو جیسا کہ سابقہ حدیث میں مذکور تین صورتیں ہیں تو پھر جھوٹی قسم کھانے کی اجازت ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص174